وما ینطق عن الھوی ○ إن ھو إلا وحی یوحی ○

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۲۵ تا حدیث نمبر ۳۳۲۸۷

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ تا حدیث نمبر ۳۳۴۸۷

مؤلّف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد نمبر ۹)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جوابدہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ وَزَوَّجَ عُثْمَانَ ابْنَتَهُ. (حاکم ۱۰۲)

(۳۲۷۲۵) حضرت سفیان بن حسین ویلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویلیہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں راہنمائی نہ کروں اس شخص پر جو عثمان سے زیادہ بہتر ہے۔ اور میں اس کی راہنمائی نہ کروں عثمان کے لئے اس عورت پر جو اس عورت سے بہتر ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے خود نکاح کرلیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح اپنی بیٹی سے کروادیا۔

(۳۲۷۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ عُثْمَان ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّهُمْ يَسُبُّونَهُ ، فَقَالَ : وَيْحَهُمْ يَسُبُّونَ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ أَعْطَى الْفِتْنَةَ غَيْرَهُ ، قَالُوا : وَمَا الْفِتْنَةُ الَّتِي أَعْطَوْهَا ، قَالَ : كَانَ لاَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلاَّ أَوْمَأَ إليه بِرَأْسِهِ فَأَبَى عُثْمَان ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ كَمَا سَجَدَ أَصْحَابُكَ ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ لأَسْجُدَ لأَحَدٍ دُونَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۲۷۲۶) حضرت عاصم ویلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ویلیہ کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو ایک آدمی کہنے لگا۔ یقیناً لوگ تو ان کو گالیاں دیتے ہیں! اس پر آپ ویلیہ نے فرمایا: ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایسے شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو نجاشی بادشاہ پر داخل ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ایسے گروہ میں سے کہ سب ان کے علاوہ فتنہ میں پڑ گئے تھے! لوگوں نے پوچھا: کہ وہ لوگ کس فتنہ میں پڑے تھے؟ آپ ویلیہ نے فرمایا: جو شخص بھی اس بادشاہ پر داخل ہوتا تو وہ سر جھکا کر اس کو سلام کرتا۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے انکار کردیا، تو اس بادشاہ نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جیسا کہ تمہارے ساتھیوں نے سجدہ کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو بھی سجدہ نہیں کرتا۔

(۱۸) فضائِل عليِّ بنِ أبِي طالِبٍ رضى الله عنه

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

(۳۲۷۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ إِلَيَّ أَنَّهُ لاَ يُحِبُّنِي إِلاَّ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يُبْغِضُنِي إِلاَّ مُنَافِقٌ. (احمد ۹۵۔ ابن حبان ۶۹۲۴)

(۳۲۷۲۷) حضرت زر بن حبیش ویلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑ کر پیدا کیا اور انسان کو وجود بخشا یقیناً نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ عہد کیا تھا کہ صرف مخلص مومن ہی مجھ سے محبت کرے گا۔ اور منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔

(٣٢٧٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ. (احمد ٣٥٠- بزار ٢٥٣٥)

(٣٢٧٢٨) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

(٣٢٧٢٩) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : عُدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُبِضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ : جَاءَ عَلِيٌّ؟ مِرَارًا ، قَالَتْ : وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ ، قَالَتْ : فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنَّا أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً ، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا بِالْبَابِ ، فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ مِنَ الْبَابِ ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيهِ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. (نسائی ٨١٠٧- طبرانی ٨٨٧)

(٣٢٧٢٩) حضرت ام موسیٰ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں قسم اٹھاتی ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے عہد کے اعتبار سے۔ آپ فرماتی ہیں۔ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کر رہے تھے جس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں ہر تھوڑی دیر بعد بار بار فرماتے کہ علی رضی اللہ عنہ آ گئے؟ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے یہ گمان تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کسی کام بھیجا ہے۔ پس وہ تھوڑی دیر میں آ گئے تو ہم نے محسوس کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے کوئی کام ہے اس لیے ہم گھر سے نکل کر دروازے کے پاس بیٹھ گئے۔ پس ان سب میں دروازے کے سب سے زیادہ قریب میں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ان سے سرگوشی فرماتے رہے۔ پھر اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ ہی سب سے زیادہ عہد کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔

(٣٢٧٣٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : أَخْبِرْنِي ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ عَلِيٍّ فَانْظُرْ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنْ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَنْزِلُهُ وَهَذَا مَنْزِلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَإِنِّي أُبْغِضُهُ ، قَالَ : فَأَبْغَضَكَ اللَّهُ.

(٣٢٧٣٠) حضرت سعد بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ پوچھنا چاہے تو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے قریب ہی ان کا گھر دیکھ لیا کر۔ یہ ان کا گھر ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر ہے۔ اس آدمی نے کہا: میں تو ان سے بغض رکھتا ہوں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس پھر اللہ بھی تجھ سے بغض رکھتے ہیں۔

(٣٢٧٣١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَعَثَنِي

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ لأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي لاَ عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ ، قَالَ :فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَسَدِّدْ لِسَانَهُ ، فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا.

(۳۲۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن والوں کے پاس بھیجنا چاہا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ پس میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تو قضاء سے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مار کر یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت عطا فرما۔ اور اس کی زبان کو سیدھا کر دے۔ پس مجھے کبھی بھی دو بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں شک نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آج میں اس جگہ پر بیٹھا ہوا ہوں۔

(۳۲۷۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالُوا :لَهُ :أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ ، قَالَ :كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيتُ وَإِذَا سَكَتُّ ابْتُدِئْتُ. (نسائی ۸۵۰۵)

(۳۲۷۳۲) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اپنے بارے میں بتلائیے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں کچھ سوال کرتا تھا تو مجھے عطاء کر دیا جاتا تھا۔ اور جب میں خاموش ہوتا تھا تو مجھ ہی سے شروعات کی جاتی تھی۔

(۳۲۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي ، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي. (ترمذی ۳۷۲۲۔ حاکم ۱۲۵)

(۳۲۷۳۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ھند الجملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے عطا فرما دیتے۔ اور جب میں خاموش ہوتا تھا تو مجھ ہی سے شروعات فرماتے۔

(۳۲۷۳٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ :قُلْت لَهُ :يَا أَبَا أُسْحَاقَ ، أَيْنَ رَأَيْته ، قَالَ :وَقَفَ عَلَيْنَا فِي مَجْلِسِنَا ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلاَ يُؤَدِّي عَنِّي إِلاَّ عَلِيٌّ. (ترمذی ۳۷۱۹۔ ابن ماجہ ۱۱۹)

(۳۲۷۳۴) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت حبشی بن جنادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حضرت شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: اے ابواسحٰق! آپ رحمہ اللہ نے ان کو یہاں دیکھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حبشی رحمہ اللہ ہماری مجلس میں ٹھہرے تھے اور فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور میری طرف سے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی ادائیگی نہیں کرے گا۔

(۳۲۷۳۵) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيرِ خُمٍّ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ.

(۳۲۷۳۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غدیر خم کے موقع پر جحفہ مقام میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۳٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : بَيْنَا عَلِيٌّ جَالِسًا فِي الرَّحْبَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْك يَا مَوْلَايَ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ، فَقَالُوا : هَذَا أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

(طبرانی ۴۰۵۲)

(۳۲۷۳٦) حضرت ریاح بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کشادہ جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا جس پر سفر کے نشانات واضح تھے۔ اس نے کہا: اے میرے دوست تجھ پر سلامتی ہو۔ آپ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، فَقَالَ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

(بخاری ۴۴۱٦۔ مسلم ۳۱)

(۳۲۷۳۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جانشین بنایا تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے؟

(۳۲۷۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

(بخاری ۳۷۰٦۔ مسلم ۱۸۷۱)

(۳۲۷۳۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔

(۳۲۷۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ ابْنَةُ عَلِيٍّ ، قَالَتْ : حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي. (نسائی ۸۱۴۳۔ احمد ۴۳۸)

(۳۲۷۳۹) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۳۲۷٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.

(۳۲۷۴۰) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۳۲۷٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ:قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ، فَقَالَ:تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ ثَلاَثُ خِصَالٍ ، لأَنْ تَكُونَ لِي خَصْلَةٌ مِنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَه ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.(مسلم ۱۸۷۱۔ ترمذی ۲۹۹۹)

(۳۲۷۴۱) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک حج کے موقع پر تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کچھ الفاظ کہے پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ بات ایسے آدمی کے بارے میں کر رہے ہو کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں یہ تین خصوصیات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اور مجھے ان خصوصیات میں سے کسی ایک کا مل جانا میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے۔ اس سے بھی پسند ہے۔ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں۔ علی بھی اس کا دوست ہے۔ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔

(۳۲۷٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو سُلَيْمَانَ الْجُهَنِيُّ ، يَعْنِي زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ :أَنَا عَبْدُ اللهِ ، وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَقُلْهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَقُولُهَا أَحَدٌ بَعْدِي إِلاَّ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ.

(۳۲۷۴۲) حضرت ابو سلیمان الجھنی رحمہ اللہ یعنی زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ کسی ایک نے بھی مجھ سے پہلے یہ نہیں کہا اور نہ ہی کوئی

میرے بعد یہ کہے گا مگر جھوٹا شخص۔

(۳۲۷۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَالْمِنْهَالِ ، وَعِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَخْرُجُ فِي الشِّتَاءِ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ ثَوْبَيْنِ خَفِيفَيْنِ ، وَفِي الصَّيْفِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ وَالثَّوْبِ الثَّقِيلِ ، فَقَالَ : النَّاسُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ : لَوْ قُلْتَ لأَبِيكَ فَإِنَّهُ يَسْمُرُ مَعَهُ ، فَسَأَلْت أَبِي ، فَقُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ رَأَوْا مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْئًا اسْتَنْكَرُوهُ ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : يَخْرُجُ فِي الْحَرِّ الشَّدِيدِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ وَالثَّوْبِ الثَّقِيلِ ، وَلاَ يُبَالِي ذَلِكَ ، وَيَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ فِي الثَّوْبَيْنِ الْخَفِيفَيْنِ وَالْمُلاَءَتَيْنِ لاَ يُبَالِي ذَلِكَ وَلاَ يَتَّقِي بَرْدًا ، فَهَلْ سَمِعْت فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَقَدْ أَمَرُونِي أَنْ أَسْأَلَكَ أَنْ تَسْأَلَهُ إِذَا سَمَرْت عِنْدَهُ ، فَسَمَرَ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَقَّدُوا مِنْك شَيْئًا ، قَالَ : وَمَا هُوَ ، قَالَ : تَخْرُجُ فِي الْحَرِّ الشَّدِيدِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ أَوِ الثَّوْبِ الثَّقِيلِ وَتَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ فِي الثَّوْبَيْنِ الْخَفِيفَيْنِ وَفِي الْمُلاَءَتَيْنِ لاَ تُبَالِي ذَلِكَ ، وَلاَ تَتَّقِي بَرْدًا ، قَالَ : وَمَا كُنْتَ مَعَنَا يَا أَبَا لَيْلَى بِخَيْبَرَ ، قَالَ : قُلْتُ بَلَى ، وَاللهِ قَدْ كُنْت مَعَكُمْ ، قَالَ : فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فَسَارَ بِالنَّاسِ فَانْهَزَمَ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ ، وَبَعَثَ عُمَرَ فَانْهَزَمَ بِالنَّاسِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَانِي ، فَأَتَيْته وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اكْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ ، قَالَ فَمَا آذَانِي بَعْدُ حَرٌّ ، وَلاَ بَرْدٌ. (احمد ۹۹)

(۳۲۷۴۳) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت منہال رحمہ اللہ اور حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ ، یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں تہہ بند اور چادر دو باریک کپڑوں میں نکلتے تھے۔ اور گرمیوں میں گرم چوغہ اور بھاری کپڑوں میں نکلتے! تو لوگ حضرت عبدالرحمٰن سے کہنے لگے: اگر آپ رحمہ اللہ اپنے والد سے پوچھ لیں تو وہ آپ کو بتلا دیں گے اس لیے کہ وہ رات کو ان سے بات چیت کرتے ہیں۔ پس میں نے اپنے والد سے پوچھا: کہ لوگ امیر المؤمنین میں ایسی چیز دیکھتے ہیں جس کو وہ عجیب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں گرم چوغہ اور بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ اور سخت سردی میں آپ رضی اللہ عنہ دو باریک کپڑوں اور چھوٹی چادروں میں نکلتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس چیز کی بالکل پروا بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ سردی سے بچتے ہیں۔ کیا آپ رحمہ اللہ نے ان سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ اس لیے کہ لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے کہوں کے آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب رات کو بات کریں تو اس بارے میں دریافت کریں۔

پس جب رات کو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی تو ان سے کہا: اے امیر المؤمنین: لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ

کی ایک چیز کا جائزہ لیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں گرم چوغہ یا بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں۔ اور شدید سردی کی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ دو باریک کپڑوں اور چادروں میں نکلتے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ سردی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو لیلیٰ کیا تم غزوہ خیبر کے موقع پر ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگوں کو لے کر گئے پس وہ شکست کھا کر واپس لوٹ آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا مگر وہ بھی شکست کھا کر واپس آئے، پھر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں ضرور۔ بالضرور ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس شخص سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کو فتح عطا فرمائیں گے۔ وہ شخص پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ پس آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے قاصد بھیجا مجھے بلانے کے لیے۔ میں حاضر خدمت ہو گیا، اور میں آشوب چشم میں مبتلا تھا میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے میری آنکھ میں لعاب ڈالا، پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو سردی اور گرمی سے اس کی کفایت فرما۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد سے مجھے کبھی سردی اور گرمی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

(۳۲۷٤٤) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ رَجُلاً مِنكُمْ قَدِ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلإِيمَانِ فَيَضْرِبُكُمْ ، أَوْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :لاَ فَقَالَ عُمَرُ :أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ ، وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا. (ترمذی ۳٦٦٠۔ احمد ۱۵۵)

(۳۲۷٤٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور ایک آدمی بھیجیں گے جو تم ہی میں سے ہوگا۔ تحقیق اللہ نے اس کے دل کو ایمان کے لیے چن لیا ہے۔ پس وہ تمہیں قتل کرے گا یا یوں فرمایا: کہ وہ تمہاری گردنیں مارے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جوتوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک جوتا مرحمت فرمایا تھا جس میں انہوں نے پیوند لگایا تھا۔

(۳۲۷٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غنية ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ إِلَيْنَا وَلَكَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرَ ، لاَ يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا ، فَقَالَ :إِنَّ مِنكُمْ رَجُلاً يُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قُوتِلْتُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ، فَقَامَ أَبُوبَكْرٍ ، فَقَالَ :أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ :لاَ، فَقَامَ عُمَرُ، فَقَالَ :أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ :لاَ، وَلَكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ فِي الْحُجْرَةِ ، قَالَ :فَخَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَمَعَهُ نَعْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ مِنْهَا.

(احمد ۳۱۔ حاکم ۱۲۲)

(۳۲۷۴۵) حضرت رجاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس بیٹھ گئے: ہم میں سے کوئی بھی بات نہیں کر رہا تھا گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک آدمی ہوگا جو لوگوں سے قتال کرے گا قرآنی تاویل پر جیسا کہ اس کے اترنے پر تم سے قتال کیا گیا تھا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ شخص حجرے میں جوتے کو پیوند لگا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اس حال میں کہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا تھا جس کو انہوں نے ٹھیک کیا تھا۔

(۳۲۷۴۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :يَا عَلِي ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّك ذُو قَرْنَيْهَا فَلاَ تُتْبِعَ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ.

(۳۲۷۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم اس کے مالک ہو۔ جب کسی پر ایک نظر پڑ جائے تو دوسری نظر مت ڈالو۔ کیونکہ ایک نظر تو معاف ہے لیکن دوسری معاف نہیں ہے۔

(۳۲۷۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الصَّالِحِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :أَنَا عَبْدُ اللهِ ، وَأَخُو رَسُولِهِ ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ ، لاَ يَقُولُهَا بَعْدِي إلاَّ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ ، وَلَقَدْ صَلَّيْت قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

(۳۲۷۴۷) حضرت عباد بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ اور میں صدیق اکبر ہوں نہیں کہے گا اس بات کو میرے بعد مگر جھوٹا کذاب شخص۔ اور تحقیق میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔

(۳۲۷۴۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۴۱۔ ابن سعد ۲۱)

(۳۲۷۴۸) حضرت حبۃ العرنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں پہلا آدمی ہوں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۳۲۷۴۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، فَقَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ

فَحَاصَرَهَا تسع عَشْرَةَ ، أَوْ ثَمَان عَشْرَةَ ، فَلَمْ يَفْتَتِحْهَا ، ثُمَّ ارْتَحَلَ رَوْحَةً ، أَوْ غَدْوَةً فَنَزَلَ ، ثُمَّ هَجَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمَ الْحَوْضُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلاَةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِنِّي ، أَوْ كَنَفْسِي فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلَتِهِمْ وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمْ ، قَالَ : فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : هَذَا.

(بزار ۱۰۵۰۔ حاکم ۱۲۰)

(۳۲۷۴۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف لوٹے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ یا انیس دن تک طائف کا محاصرہ کیا۔ لیکن اس کو فتح نہ کر سکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح یا شام کے وقت کوچ فرمایا: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو چلنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا، اور میں تمہیں اپنی اولاد کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تم سے وعدے کی جگہ حوض کوثر کا مقام ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے چاہیے کہ تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو یا پھر میں تمہاری طرف اپنے ایک آدمی کو بھیجوں گا۔ یا اپنے جیسے ایک آدمی کو بھیجوں گا۔ پس وہ ضرور بالضرور ان میں سے قتال کرنے والوں کی گردنوں کو مارے گا۔ اور ان کی اولادوں کو قیدی بنا لے گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کا خیال تھا کہ وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ شخص یہ ہے۔

(۳۲۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ ، عَن عَلِيٍّ ، قَالَ : أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ بِحَرِيرٍ ، إِمَّا سَدَاهَا حَرِيرٌ ، أَوْ لَحْمَتُهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : مَا أَصْنَعُ بِهَا، أَلْبَسُهَا، فَقَالَ : لاَ، إِنِّي لَمَا أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي.

(۳۲۷۵۰) حضرت ہبیرہ بن یریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا ہدیہ دیا گیا جو ریشم سے مزین تھا۔ یا تو اس کا تانا ریشم کا تھا یا اس کا بانا ریشم کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جوڑا مجھے بھیج دیا۔ میں وہ جوڑا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اور میں نے دریافت کیا کہ میں اس کا کیا کروں؟ کیا میں اس کو پہن لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بے شک میں تیرے لیے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو چیز میں اپنے لیے ناپسند کروں۔

(۳۲۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ.

(۳۲۷۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماقبل والا ارشاد اس سے بھی منقول ہے۔

(۳۲۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ ، قَالَ : فَقَالَ :

انْطَلِقْ فَوَارِهِ ، ثُمَّ لاَ تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي ، قَالَ : فَوَارَيْتُه ، ثُمَّ أَتَيْتُه فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ ، ثُمَّ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهِنَّ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۲۷۵۲) حضرت ناجیۃ بن کعب ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷜ نے ارشاد فرمایا: کہ جب ابوطالب کی وفات ہوگئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ آپ ﷺ کا بوڑھا گمراہ چچا وفات پا گیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کو لے جا کر دفن کر دو۔ پھر تم ہرگز کچھ مت کرنا۔ یہاں تک کہ میرے پاس آ جانا۔ آپ ﷜ فرماتے ہیں: پس میں نے ان کو دفن کر دیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے غسل کا حکم دیا۔ پس میں نے غسل کیا، پھر آپ ﷺ نے میرے لیے چند دعائیں کی۔ میں پسند نہیں کرتا اس بات کو کہ میرے لیے ان دعاؤں کے عوض زمین پر یہ یہ چیزیں ہوں۔

(۳۲۷۵۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ. (ابوداؤد ۲۲۷۴۔ احمد ۹۸)

(۳۲۷۵۳) حضرت علی ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

(۳۲۷۵٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ أُنَاسًا يَقُولُونَ فِيهِ ، قَالَ : فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ : أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلاً ، وَلاَ أَنْشُدُهُ إِلاَّ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلاَّ قَامَ ، فَقَامَ مِمَّا يَلِيهِ سِتَّةٌ ، وَمِمَّا يَلِي سعيد بْنَ وَهْبٍ سِتَّةٌ فَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

(احمد ۱۰۲۲۔ بزار ۲۵۴۱)

(۳۲۷۵۴) حضرت زید بن یثیع ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷜ کو خبر ملی کہ چند لوگ ان کے بارے میں کچھ بات کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷜ منبر پر چڑھ کر فرمانے لگے۔ میں محمد ﷺ کے اصحاب میں سے اس شخص کو قسم دیتا ہوں۔ جس نے نبی ﷺ سے میرے بارے میں کچھ سنا ہے۔ تو وہ کھڑا ہو جائے۔ پس چھ کے قریب لوگ کھڑے ہو گئے اور ان میں حضرت سعید بن وھب ﷜ چھ مل گئے۔ پھر ان سب لوگوں نے فرمایا: ہم گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو بھی دوست رکھ! اس شخص کو جو اس سے دوستی رکھے۔ اور تو دشمنی کر اس شخص سے جو اس سے دشمنی رکھے۔

(۳۲۷۵۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ بِاللهِ ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ الشَّابُّ : أَنَا مِنْكَ بَرِيءٌ ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ

عَادَيْت مَنْ وَالاهُ وَوَالَيْت مَنْ عَادَاهُ ، قَالَ فَحَصَبَهُ النَّاسُ بِالْحَصَا. (بزار ۲۵۳۱۔ ابو یعلی ۶۳۹۲)

(۳۲۷۵۵) حضرت ابو یزید الاودی ویلٹیلیز فرماتے ہیں کہ ان کے والد ویلٹیلیز نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو ہم لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے پھر ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر ان سے کہا: میں آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں جس کا دوست ہوں پس علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو بھی اس کو دوست بنا جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتا ہو۔ اور تو اس سے دشمنی کر جو شخص اس سے دشمنی رکھتا ہو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! پھر وہ نوجوان کہنے لگا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے بری ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ رضی اللہ عنہ نے دشمنی کی اس شخص سے جو ان کو دوست رکھتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے دوستی کی اس شخص سے جو ان سے دشمنی رکھتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس لوگوں نے اس نوجوان کو کنکریاں ماریں۔

(۳۲۷۵٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ آل سَرْحٍ مِنَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُقِيمُنَّ الصَّلاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ وَلَتَسْمَعُنَّ وَلَتُطِيعُنَّ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً كَنَفْسِي يُقَاتِلُ مُقَاتِلَتَكُمْ وَيَسْبِي ذَرَارِيَّكُمْ ، اللَّهُمَّ أَنَا ، أَوْ كَنَفْسِي ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ. (احمد ۱۰۲۴)

(۳۲۷۵٦) حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن کے سرح قبیلہ کا ایک وفد رسول اللہ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آیا، تو رسول اللہ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان سے ارشاد فرمایا: چاہیے کہ تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور بات سنو اور اطاعت کرو۔ یا پھر میں تمہاری طرف ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو میرے جیسا ہے وہ تمہارے لڑنے والوں سے قتال کرے گا اور تمہاری اولادوں کو قیدی بنالے گا۔ اللہ کی قسم! وہ میں یا میرے جیسا ہے۔ پھر آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا۔

(۳۲۷۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ، فَقَالَ :يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَوْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ لَقَدْ كَانَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ رَجُلٌ قُتِلَ اللَّيْلَةَ ، أَوْ أُصِيبَ الْيَوْمَ لَمْ يَسْبِقْهُ الأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ كَانَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ ، عَنْ يَسَارِهِ ، فَلا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۲۷۵۷) حضرت عاصم بن ضمرہ ویلٹیلیز فرماتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو یا یوں فرمایا: اے عراق والو! تحقیق تمہارے سامنے ایک آدمی تھا جس کو رات کو شہید کر دیا گیا یا یوں فرمایا: کہ جو آج فوت ہو گیا۔ پہلے لوگ اس سے علم میں نہیں بڑھے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس کے علم کو پا سکیں گے۔ نبی کریم صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب اس کو کسی لشکر میں بھیجتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی دائیں طرف ہوتے تھے اور حضرت میکائیل اس کی بائیں طرف ہوتے۔ پس وہ شخص واپس نہیں لوٹتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو فتح عطا فرما دیتے۔

(۳۲۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْلُ النَّاسِ فِي عَلِيٍّ ، فَقَالَ :قَدْ جَالَسْنَاهُ وَوَاكَلْنَاهُ وَشَارَبْنَاهُ وَقُمْنَا لَهُ عَلَى الأَعْمَالِ ، فَمَا سَمِعْته يَقُولُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُونَ ، إِنَّمَا يَكْفِيكُمْ أَنْ تَقُولُوا :ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ، وَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، وَشَهِدَ بَدْرًا.

(۳۲۷۵۸) حضرت عمرو بن مرہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ولیٹھیڈ کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کی باتیں ذکر کی گئیں تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ آپس میں بیٹھے ہیں ہم نے اکٹھے کھایا پیا ہے۔ اور ہم ان کے اعمال پر رضامند ہیں پس میں نے تو کبھی بھی نہیں سنی وہ بات جو لوگ کہتے ہیں۔ بے شک تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم یوں کہہ دیا کرو۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ اور ان کے داماد ہیں وہ بیعت الرضوان کے موقع پر حاضر تھے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

(۳۲۷۵۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مَنِينٍ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ : فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ فَقَالُوا :يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. فَدَعَاهُ فَبَزَقَ فِي كَفَّيْهِ ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَى عَلِيٍّ ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ. (مسلم ۱۸۷۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۲۷۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ضرور بالضرور آج ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس لوگ قدم اونچے کر کے اپنے آپ کو ظاہر کرنے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ان کی دونوں آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور اپنی ہتھیلی میں لعاب مبارک ڈالا اور اس کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کو مسلا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔ پس اسی دن اللہ نے ان کو فتح عطا فرمادی۔

(۳۲۷٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ شَيْئًا ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ هُمْ بِعَلِيٍّ قَدْ أَقْبَلَ شعثًا مُغْبَرًّا ، عَلَى عَاتِقِهِ قَرِيبٌ مِنْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قَدْ عَمِلَ بِيَدِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَرْحَبًا بِالْحَامِلِ وَالْمَحْمُولِ ، ثُمَّ أَجْلَسَهُ فَنَفَضَ ، عَنْ رَأْسِهِ التُّرَابَ ، ثُمَّ قَالَ :مَرْحَبًا بِأَبِي تُرَابٍ ، فَقَرَّبَهُ ، فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ طَائِفَةً.

(۳۲۷٦۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے اصحاب کی ایک جماعت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس کھانے کا پیغام بھیجا لیکن کسی بھی بیوی کے پاس کھانے کی کوئی چیز بھی نہ ملی۔ تو اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے جو غبار آلود اور پراگندہ حال میں تھے اور ان کے کندھے پر ایک صاع کے

قریب کھجوریں تھیں۔ جوانہوں نے مزدوری کر کے حاصل کی تھیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید بوجھ اٹھانے والے کو اور اٹھائے ہوئے بوجھ کو، پھر آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاس بٹھایا اور ان کے سر سے مٹی جھاڑی پھر ارشاد فرمایا: خوش آمدید ابوتراب! پھر انہوں نے کھجوروں کو قریب کیا۔ یہاں تک کہ سب نے سیر ہو کر کھائیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو بھی اس میں سے حصہ بھیجا۔

(۳۲۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لأَدْفَعَنَّهَا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَكَانَ أَرْمَدَ ، قَالَ : وَدَعَا لَهُ فَفُتِحَتْ عَلَيْهِ خَيْبَرُ. (عبدالرزاق ۱۰۳۹۵)

(۳۲۷۶۱) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو جھنڈا دیا اور فرمایا: میں ایسے شخص کو جھنڈا دے رہا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب ڈالا کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ اور ان کے لیے دعا فرمائی پس اللہ نے ان کو خیبر میں فتح دے دی۔

(۳۲۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَقَدْ أُوتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلاثَ خِصَالٍ لأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ : زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ ، وَسَدَّ الأَبْوَابَ إِلاَّ بَابَهُ ، وَأَعْطَاهُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ.

(۳۲۷۶۲) حضرت عمر بن اسید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت علی ؓ بن ابی طالب کو تین خصوصیات عطا کی گئیں۔ مجھے ان میں سے ایک کامل جانا میرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی ان کے نکاح میں دی جس سے ان کی اولاد بھی ہوئی اور آپ ﷺ نے تمام دروازے بند کروا دیے سوائے ان کے دروازے کے۔ اور آپ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔

(۳۲۷۶۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ أَرْمَدَ ، قَالَ : فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ. (مسلم ۱۴۳۳۔ احمد ۵۱)

(۳۲۷۶۳) حضرت ایاس بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان کو حضرت علی ؓ کو بلانے کے لیے بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا: میں ضرور بالضرور ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ! اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پس میں ان کو لایا اس حال میں کہ میں ان کو

راستہ دکھانے کے لیے آگے چل رہا تھا کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا پھر ان کو جھنڈا مرحمت فرمایا۔ اور اسی دن اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دے دی۔

(۳۲۷۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَأُمِّي وَخَالَتِي ، فَسَأَلْنَاهَا : كَيْفَ كَانَ عَلِيٌّ عِنْدَهُ ، فَقَالَتْ : تَسْأَلُونِي عَنْ رَجُلٍ وَضَعَ يَدَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعًا لَمْ يَضَعْهَا أَحَد ، وَسَالَتْ نَفْسُهُ فِي يَدِهِ ، وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَمَاتَ ، فَقِيلَ : أَيْنَ تَدْفِنُونَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : مَا فِي الأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ بُقْعَةٍ قُبِضَ فِيهَا نَبِيُّهُ ، فَدَفَنَّاهُ. (ابو یعلی ۴۸۴۵)

(۳۲۷۶۴) حضرت جمیع بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں میری والدہ اور میری خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ہم نے ان سے پوچھا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کیا مقام تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے نبی ﷺ کے بدن پر ایسی جگہ ہاتھ رکھا جہاں کسی نے بھی نہیں رکھا۔ اور آپ ﷺ کی جان ان ہاتھ میں نکلی کہ انہوں آپ ﷺ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پوچھا گیا: تم لوگ نبی ﷺ کو کہاں دفن کرو گے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک زمین کا کوئی ٹکڑا اس حصہ سے زیادہ محبوب نہیں جس میں اس نبی ﷺ کی وفات ہوئی۔ لہٰذا ہم نے اسی جگہ آپ ﷺ کی تدفین کر دی۔

(۳۲۷٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، قَالَتْ : قَالَتْ عَائِشَةُ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ ، فَجَاءَ الْحَسَنُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ جَاءَ حُسَيْنٌ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ جَائَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. (مسلم ۱۸۸۳۔ ابو داؤد ۴۰۲۸)

(۳۲۷۶۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت نکلے اس حال میں کہ آپ ﷺ پر ایسی کالی چادر تھی جس پر اونٹوں کے کجاوے کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پس حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اس میں داخل کیا۔ پھر حضرت حسین رحمہ اللہ آئے آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تم سے گندگی، اے نبی ﷺ کے گھر والو اور پاک کر دے تمہیں پوری طرح۔

(۳۲۷٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَذَكَرُوا عليا فَشَتَمُوهُ فَشَتَمَهُ مَعَهُمْ ، فَقَالَ : أَلا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ : تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا آخِذٌ

بِيَدِهِ حتى دخل ، فَأَدْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ ، أَوْ قَالَ : كِسَاء ، ثُمَّ تَلا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ هَؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ. (احمد ۱۰۷۔ طبرانی ۱۶۰)

(۳۲۷۶۶) حضرت شداد ابو عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ ان کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا پھر ان کو سب وشتم کرنے لگے تو میں نے بھی ان کے ساتھ ان کو برا بھلا کہا۔ تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس حدیث کے بارے میں نہ بتلاؤں جو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سنائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: تو وہ فرمانے لگیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہیں پس میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں درانحالیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ان سب نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ وہ گھر میں داخل ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی بٹھایا یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر اپنا کپڑا یا چادر ڈال دی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ میرے گھر والے ہیں۔ اور میرے گھر والے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

(۳۲۷۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ أَبِي الْمُعَذَّلِ الطُّفَاوِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَائَتِ الْخَادِمُ ، فَقَالَتْ :عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ ، فَقَالَ :تَنَحَّى لِي ، عَنْ أَهْلِ بَيْتِي ، فَتَنَحَّيت فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ، فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ ، وَأَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ ، وَأَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَقَبَّلَهَا ، وَأَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيصَةً سَوْدَاءَ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ إِلَيْك لاَ إِلَى النَّارِ ، أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي ، قَالَتْ : فَنَادَيْته ، فَقُلْتُ :وَأَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :وَأَنْتِ. (احمد ۲۹۶۔ طبرانی ۹۳۹)

(۳۲۷۶۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں میرے پاس تھے۔ کہ خادمہ نے آکر عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر والوں کے لیے جگہ بناؤ۔ پس میں گھر کے ایک کونے میں ہو گئی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر دونوں بچوں کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور اپنے ایک ہاتھ سے علی رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر اپنے سے چمٹا لیا اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ کر اپنے سے چمٹا لیا اور ان کا بوسہ بھی لیا۔ اور ان سب پر اپنی کالی چادر ڈال دی۔ پھر ارشاد

فرمایا: اے اللہ! تیری طرف پناہ پکڑتے ہیں نہ کہ جہنم کی طرف میں اور میرے گھر والے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے پکار کر کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بھی۔

(۳۲۷۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَامَ خَطِيبًا فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ أَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الأَوَّلُونَ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ الْمَبْعَثَ فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ ، وَلا صَفْرَاءَ إِلاَّ سَبْعَمِئَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا. (احمد ۱۹۹۔ بزار ۲۵۷۴)

(۳۲۷۶۸) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ھبیرہ بن یریم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے پھر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا کہ نہیں سبقت لے جا سکے اس سے پہلے لوگ اور نہ ہی بعد والے لوگ اس کا مقام پا سکتے ہیں۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کسی لشکر میں بھیجتے تو ان کو جھنڈا عطا فرماتے پس وہ واپس نہیں لوٹتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرما دیتے۔ جبرائیل علیہ السلام ان کے دائیں جانب ہوتے اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں جانب ہوتے۔ انہوں نے کوئی سونا، چاندی نہیں چھوڑا سوائے سات درہموں کے جو میں نے ان کی بخشش میں سے بچائے تھے۔ اس لیے کہ ان سے ایک خادم خریدنے کا ارادہ تھا۔

(۳۲۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ : فَأَتَيْت إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَأَنْكَرَهُ وقال : أَبُو بَكْرٍ. (احمد ۳۶۸۔ طیالسی ۶۷۸)

(۳۲۷۶۹) حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں: میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۷۷۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جَبَلَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ أَعْطَى سِلاحَهُ عَلِيًّا أَوْ أُسَامَةَ.

(۳۲۷۷۰) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ میں شریک نہ ہوتے تو اپنے ہتھیار حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرما دیتے۔

(۳۲۷۷۱) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَسْعُود بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْفَضْلِ

بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ آذَيْتَنِي :قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أُحِبُّ أَنْ أُوذِيَكَ ، قَالَ :مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي.

(بزار ۲۵۶۱۔ احمد ۴۸۳)

(۳۲۷۷۱) حضرت عمرو بن شاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تحقیق تو نے مجھے ایذاء پہنچائی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات کو کبھی پسند نہیں کرتا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچاؤں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے علی رضی اللہ عنہ کو ایذاء پہنچائی۔ تحقیق اس نے مجھے ایذاء پہنچائی۔

(۳۲۷۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :قلْت لِعَطَاءٍ : كَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لاَ ، وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ !.

(۳۲۷۷۲) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں کوئی شخص ایسا بھی تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم والا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! میں کسی کو نہیں جانتا۔

(۳۲۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبْشِيٍّ ، قَالَ :خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. (احمد ۱۹۹)

(۳۲۷۷۳) حضرت عمرو بن حبشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہم سے خطاب فرمایا: تحقیق کل تم سے وہ شخص جدا ہو گیا کہ پہلے لوگ اس کے علم کو نہیں پا سکے اور نہ بعد والے پا سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جھنڈا عطا کرتے تھے پھر وہ واپس نہیں لوٹتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرما دیتا۔

(۳۲۷۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : خَرَجْت أَنَا وَعَلِيٌّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي حوائط الْمَدِينَةِ ، فَمَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَدِيقَتُك فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا يَا عَلِي ، حَتَّى مَرَّ بِسَبْعِ حَدَائِقَ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ عَلِيٌّ :مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَيَقُولُ : حَدِيقَتُك فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذِهِ. (طبرانی ۱۱۰۸۴)

(۳۲۷۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغات میں تشریف لے گئے۔ پس ہم لوگ ایک باغ کے پاس سے گزرے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کتنا خوبصورت باغ ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! تیرا جو باغ جنت میں ہے وہ اس سے کئی درجہ زیادہ خوبصورت ہے۔

یہاں تک کہ سات باغوں کے پاس سے گزرے ہر جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ باغ کتنا خوبصورت ہے؟ پس آپ ﷺ فرماتے جاتے: تیرا جو باغ جنت میں ہے وہ اس سے کئی درجہ خوبصورت ہے۔

(٣٢٧٧٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :إنَّ أَوَّلَ هَذِهِ الأُمَّةِ وُرُودًا عَلَى نَبِيِّهَا أَوَّلُهَا إسْلامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۲۷۷۵) حضرت عُلیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس امت میں سب سے پہلا شخص جو اپنے نبی ﷺ کے پاس وارد ہوگا۔ وہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٢٧٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ ، ثُمَّ لاَ تُغَيِّرُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَنْ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :يُسَبُّ عَلِيٌّ وَمَنْ يُحِبُّهُ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ. (احمد ٣٢٣- ابويعلى ٦٩٧٧)

(۳۲۷۷۶) حضرت ابو عبداللہ جدلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو عبداللہ! تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کو سب وشتم کیا جاتا ہے پھر بھی تم لوگ غیرت نہیں کھاتے؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کون شخص رسول اللہ ﷺ کو سب وشتم کرسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اوران سے محبت کرنے والوں کو سب وشتم کیا جاتا ہے۔ اور تحقیق رسول اللہ ﷺ ان سے محبت فرماتے تھے۔

(٣٢٧٧٧) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يُبْغِضُ عَلِيًّا مُؤْمِنٌ ، وَلا يُحِبُّهُ مُنَافِقٌ.

(احمد ٢٩٢- طبرانی ٨٨٥)

(۳۲۷۷۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی مومن علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرے گا۔

(٣٢٧٧٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إنَّمَا مَثَلُنَا فِي هَذِهِ الأُمَّةِ كَسَفِينَةِ نُوحٍ وَكَبَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إسْرَائِيلَ.

(۳۲۷۷۸) حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہماری مثال اس امت میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے۔ اور بنی اسرائیل میں پائے جانے والے مغفرت کے دروازے کی سی ہے۔

(٣٢٧٧٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَرْمٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ : لاَ يُحِبُّنَا مُنَافِقٌ ، وَلا يُبْغِضُنَا مُؤْمِنٌ.

(۳۲۷۷۹) حضرت زرّ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی منافق ہم سے محبت نہیں کرے گا اور کوئی بھی مومن ہم سے بغض نہیں رکھے گا۔

(۳۲۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ الأَزْدِيِّ يَرْفَعُ حَدِيثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :إنك سَتَلْقَى بَعْدِي جَهْدًا، قَالَ:يَا رَسُولَ اللهِ ، فِي سَلامَةٍ من دِينِي، قَالَ :نَعَمْ ، فِي سَلامَةٍ مِنْ دِينِك. (حاکم ۱۴۰)

(۳۲۷۸۰) حضرت ابوعبیدہ بن حکم الازدی رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: عنقریب تو میرے بعد ایک جدوجہد کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جدو جہد میرے دین کی سلامتی کے بارے میں ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تیرے دین کی حفاظت کے بارے میں ہوگی۔

(۳۲۷۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، قَالَ :فَنَزَلْنَا بغَدِيرِ خُمٍّ ، قَالَ :فَنُودِيَ : الصَّلاةُ جَامِعَةٌ ، وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ ، قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : هَنِيئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. (نسائی ۸۴۷۳۔ احمد ۲۸۱)

(۳۲۷۸۱) حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگوں نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ پس ندا لگائی گئی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ اور ایک درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کی گئی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کو علم نہیں کہ میں سب مومنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ مقدم ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! راوی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو شخص اس کو دوست رکھے پس تو بھی اُس کو دوست رکھ۔ اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اُس سے دشمنی فرما۔ راوی فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور فرمایا: اے ابوطالب کے بیٹے! تمہیں مبارک ہو۔ تم نے ہر مومن مرد اور مومن عورت کا دوست ہونے کی حالت میں صبح وشام کی۔

(۳۲۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَلَى الآخَرِ

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ قِتَالٌ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ ، فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاتَّخَذَ جَارِيَةً لِنَفْسِهِ ، فَكَتَبَ خَالِدٌ بِسَوْأَته ، فَلَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ ، قَالَ :مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. (ترمذی ۱۷۰۴۔ احمد ۳۵۶)

(۳۲۷۸۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے جن میں سے ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور دوسرے لشکر پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو، پھر ارشاد فرمایا: اگر لڑائی ہو تو اس صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں پر امیر ہوں گے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کو فتح کر لیا۔ اور ایک باندی کو اپنے لیے خاص کر لیا اس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر اس بات کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط پڑھا تو ارشاد فرمایا: تم کیا کہتے ہو ایسے شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۳۲۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ وَقَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :أَخْبِرْنَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : فَرَفَعَ حَاجِبَيْهِ بِيَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :ذَاكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ.

(۳۲۷۸۳) حضرت عطیہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ بہت بوڑھے تھے اور ان کی پلکیں ان کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اس شخص یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلایئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے دونوں پلکوں کو اٹھایا پھر ارشاد فرمایا:: یہ تو خیر البشر ہیں۔

(۳۲۷۸٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ الرِّشْكُ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيًّا ، فَصَنَعَ عَلِيٌّ شَيْئًا أَنْكَرُوهُ ، فَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يذكروا أمرهم لرسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَؤُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَنَظَرُوا إِلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ إِلَى رِحَالِهِمْ ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الأَرْبَعَةِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ :مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ، مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ، عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِي ، وَعَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. (ابوداؤد ۸۲۹۔ احمد ۴۳۷)

(۳۲۷۸۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کر دیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسا کام کیا جس کو لوگوں نے ناپسند کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار لوگوں نے

اس بات کا عہد کیا کہ وہ اس بات کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کریں گے۔ اور یہ لوگ جب سفر سے واپس آ گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلانے کا ارادہ کیا۔ پس انہوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور ان کی طرف دیکھا پھر لوگ اپنے کجاووں کی طرف پلٹ گئے۔ راوی کہتے ہیں: کہ جب سارے لشکر والے آ گئے۔ اور انہوں نے آپ ﷺ سے سلام کر لیا تو ان چاروں میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ علی رضی اللہ عنہ سے کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی رضی اللہ عنہ سے کیا چاہتے ہو؟! علی مجھ سے ہیں اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور علی میرے بعد ہر مومن کے دوست ہیں۔

(٣٢٧٨٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، قَالَ :أَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ :ذُكِرَ لِي أَنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا ، قَالَ :قَدْ فَعَلْنَا ، قَالَ :فَلَعَلَّك قَدْ سَبَبْته ، قَالَ :قُلْتُ :مَعَاذَ اللهِ ، قَالَ :فَلا تَسُبَّهُ ، فَلَوْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِي ، عَلَى أَنْ أَسُبَّ عَلِيًّا ، مَا سَبَبْته أَبَدًا ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعْتُ. (ابویعلی ٧٧٣)

(٣٢٧٨٥) حضرت ابوبکر بن خالد بن عُرفطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں آیا، تو انہوں نے کہا: مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ تم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: شاید کہ تم بھی ان کو گالیاں دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی پناہ! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کبھی ان کو گالی مت دینا۔ پس اگر میرے سر کے درمیان میں آرا رکھ دیا جائے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دوں! میں کبھی بھی ان کو گالی نہیں دوں گا اس حدیث کے سننے کے بعد جو میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں۔

(٣٢٧٨٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ حدثه عن مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ :لَمَّا كَانَتِ الْفُرْقَةُ قِيلَ لِمَيْمُونَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَتْ :عَلَيْكُمْ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَوَاللهِ مَا ضَلَّ ، وَلا ضُلَّ بِهِ. (طبرانی ١٢۔ حاکم ١٤١)

(٣٢٧٨٦) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب جدائی کا وقت تھا تو میمونہ بنت حارث سے کہا گیا: اے ام المؤمنین! آپ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑ لو۔ اللہ کی قسم نہ وہ گمراہ ہیں اور نہ ان کی وجہ سے کوئی گمراہ ہوا۔

(٣٢٧٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ. (عبدالرزاق ٢٦٩)

(٣٢٧٨٧) حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی یہ آیت ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۲۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلَا يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِي ، كَانَ لِي دِينَارٌ فَبِعته بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ ، فَكُنْت إِذَا نَاجَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْت بِدِرْهَمٍ حَتَّى نَفِدَتْ ، ثُمَّ تَلا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾. (ابن جریر ۲۰)

(۳۲۷۸۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آیت ایسی ہے کہ نہ مجھ سے پہلے اس پر کسی نے عمل کیا اور نہ ہی میرے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا۔ میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کو دس دراہم کے عوض بیچ دیا پس جب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سرگوشی کرتا تو میں ایک درہم صدقہ کر دیتا یہاں تک کہ وہ دراہم ختم ہو گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو تم علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ پیش کرو۔

(۳۲۷۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سعيد ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الأَنْمَارِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَرَى دِينَار ، قُلْتُ : لَا يُطِيقُونَهُ ، قَالَ : فَكَمْ قُلْت : شَعِيرَةٌ ، قَالَ : إِنَّك لَزَهِيدٌ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ : ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ الآيَةَ ، قَالَ : فَبِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الأُمَّةِ.

(ترمذی ۳۳۰۰۔ ابن حبان ۶۹۴۲)

(۳۲۷۸۹) حضرت علی بن علقمہ انماری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت اتری! اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو تم علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ پیش کرو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا ایک دینار میں کافی ہے؟ میں نے عرض کیا: لوگ اتنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو کتنا ہونا چاہیئے؟ میں نے عرض کیا تھوڑے سے جو مقرر کر دیے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ تو بہت ہی کم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اتنے میں دوسری آیت اتری گئی: ترجمہ: کیا تم لوگ ڈر گئے اس بات سے کہ پیش کرو اپنی علیحدگی کی گفتگو سے پہلے صدقات؟ الایۃ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میری وجہ سے اللہ نے اس امت پر آسانی فرمادی۔

(۳۲۷۹۰) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ جَالِسًا إِذْ جَائَهُ نَافِعُ بْنُ الأَزْرَقِ فَقَامَ عَلَى رَأْسِهِ ، فَقَالَ : وَاللهِ إِنِّي لأَبْغَضُ عَلِيًّا ، قَالَ : فَرَفَعَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : أَبْغَضَكَ اللَّهُ ، تُبْغِضُ رَجُلاً سَابِقَةٌ مِنْ سَوَابِقِهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(۳۲۷۹۰) حضرت ابو ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک نافع بن ازرق آیا، اور

آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ اللہ کی قسم! میں علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اٹھا کر ارشاد فرمایا: اللہ بھی تجھ سے بغض رکھے اس لیے کہ تو ایسے شخص سے بغض رکھتا ہے جو سبقت لے جانے والا ہے۔ اور دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

(۳۲۷۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَقَدْ جَاءَ فِي عَلِيٍّ مِنَ الْمَنَاقِبِ مَا لَوْ أَنَّ مَنْقَبًا مِنْهَا قُسِمَ بَيْنَ النَّاسِ لأَوْسَعَهُمْ خَيْرًا.

(۳۲۷۹۱) حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اتنے بہترین اوصاف جمع ہیں کہ ان میں سے اگر ایک وصف کو بھی لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ خیر کے اعتبار سے بہت زیادہ وسیع ہو۔

(۳۲۷۹۲) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَالْحَسَنُ جَالِسَيْنِ نَتَحَدَّثُ ، إِذْ ذَكَرَ الْحَسَنُ عَلِيًّا ، فَقَالَ :أَرَاهُمَ السَّبِيلَ ، وَأَقَامَ لَهُمَ الدِّينَ إِذْ اعْوَجَّ.

(۳۲۷۹۲) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت حسن رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: اور فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ سیدھے راستے والے اور لوگوں کے دین کو سیدھا فرمانے والے تھے جب اس میں ٹیڑھ پن پیدا ہو جاتا۔

(۳۲۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۴۶۱۷۔ احمد ۱۸۸)

(۳۲۷۹۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۷۹٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَتْ فَاطِمَةُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، زَوَّجْتَنِي حَمْشَ السَّاقَيْنِ عَظِيمَ الْبَطْنِ أَعْمَشَ الْعَيْنِ، قَالَ:زَوَّجْتُكَ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا.

(عبدالرزاق ۹۷۸۳)

(۳۲۷۹۴) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح ایسے شخص سے کر دیا جو کمزور پنڈلیوں والا، بڑے پیٹ والا اور کمزور نگاہ کا حامل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو میری امت میں سب سے زیادہ صلح کو مقدم رکھنے والا اور سب سے عظیم بردبار اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(۳۲۷۹٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ،

قَالَ :غزوت مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً ، فَلَمَّا قَدِمت عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَكَرْت عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ ، فَجَعَلَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ ، فَقَالَ :أَلَسْت أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، قُلْتُ :بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ. (احمد ۳۴۷۔ حاکم ۱۱۰)

(۳۲۷۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن لڑنے کے لیے گیا۔ تو میں نے ان میں کچھ زیادتی دیکھی۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کا نقص بیان کیا: اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ مقدم نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور۔ آپ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي حُبِّي وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي.

(۳۲۷۹۶) حضرت ابو السوّار العدوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور مجھ سے کچھ لوگ اتنی محبت کریں گے یہاں تک کہ وہ لوگ میری محبت کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اور ضرور بالضرور کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے یہاں تک کہ وہ لوگ مجھ سے بغض کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

(۳۲۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِي التياح عن أَبِي حبرة ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :يَهْلِكُ فِي رَجُلاَنِ :مُفْرِطٌ فِي حُبِّي وَمُفْرِطٌ فِي بُغْضِي.

(۳۲۷۹۷) حضرت ابو حبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو شخص میرے بارے میں ہلاکت میں پڑیں گے۔ ایک میری محبت میں حد سے بڑھنے والا، اور دوسرا مجھ سے بغض کرنے میں حد سے بڑھنے والا۔

(۳۲۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَدَعَاهُ فَبَعَثَ عَلِيًّا ، فَقَالَ :لاَ يُبَلِّغُهَا إلاَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي.

(ترمذی ۳۰۹۰۔ احمد ۲۱۲)

(۳۲۷۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ توبہ کی آیات دے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کو بھیجا۔ اور فرمایا: یہ آیات صرف میرے گھر کا ہی آدمی پہنچائے گا۔

(۳۲۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلاَنِ : مُفْرِطٌ فِي حُبِّي وَمُفْرِطٌ فِي بُغْضِي.

(۳۲۷۹۹) حضرت ابو مریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بارے میں دو

شخص ہلاکت میں پڑیں گے۔ ایک وہ شخص جو میری محبت میں حد سے بڑھے گا۔ اور دوسرا وہ شخص جو مجھ سے بغض کرنے میں حد سے بڑھے گا۔

(۳۲۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَنْتَهِيَنَّ بنو وليعة ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلاً كَنَفْسِي فَيُمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي ، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذُّرِّيَّةَ. (نسائی ۸۴۵۷۔ احمد ۹۶۶)

(۳۲۸۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور بنو ولیعہ قبیلہ رو کے گا یا یوں ارشاد فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ان کی طرف ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو ان میں میرا حکم جاری کرے گا۔ اور قتال کرنے والوں سے قتال کرے گا اور ان کی ذریت کو قیدی بنائے گا۔

(۳۲۸۰۱) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ : صَعِدَ عَلِيٌّ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ الْعَنْ كُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا ، قَالَ : وَكُلَّ مُحِبٍّ لَنَا غَالٍ.

(۳۲۸۰۱) حضرت سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو لعنت کر ہر اس شخص پر جو ہم سے بغض رکھنے والا ہے۔ اور ہر اس شخص پر جو ہم سے محبت کرنے میں غلو کرنے والا ہے۔

(۳۲۸۰۲) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ فَذَكَرَ ذُنُوبَهُ ، وَمَا يَخَافُ ، قَالَ : فَبَكَى ، ثُمَّ قَالَ : حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّ عَلِيًّا حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ فَفَتَحُوهَا وَإِنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلاَّ أَرْبَعُونَ رَجُلاً. (بیہقی ۲۱۲)

(۳۲۸۰۲) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کے پاس آیا پس انہوں نے گناہوں کا ذکر کیا اور خوف سے رونے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا: کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دن دروازے کو اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور انہوں نے قلعہ کو فتح کر لیا، اور بے شک آزمایا گیا پس نہیں اٹھا سکے اس دروازے کو مگر چالیس آدمی۔

(۳۲۸۰۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. (بخاری ۳۷۵۱)

(۳۲۸۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی حفاظت کرو۔

(۳۲۸۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي.

(۳۲۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بے شک تو میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے۔

(۳۲۸۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: سمعت أبا مكين، عَنْ خَالِهِ أبي أُمَيَّةَ أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ عَلَى دَارٍ فِي مرادٍ تُبْنى، فَسَقَطَتْ عَلَيْهِ كَسْرَةُ لَبِنَةٍ، أَوْ قِطْعَةُ لَبِنَةٍ، فَدَعَا اللَّهَ أَنْ لَا يُتِمَّ بِنَائَهَا، قَالَ: فَمَا وُضِعَ فِيهَا لَبِنَةٌ عَلَى لَبِنَةٍ.

(۳۲۸۰۵) حضرت ابومکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے ماموں حضرت ابوامیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام مراد میں ایک گھر کے پاس سے گزرے جس کی تعمیر جاری تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ پر ایک اینٹ کا ٹکڑا گر پڑا، آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی کہ اس کی تعمیر مکمل نہ ہو، راوی فرماتے ہیں، پھر اس گھر میں ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہیں رکھی گئی۔

(۳۲۸۰٦) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ فِي الْمَسْجِدِ وَغُلَامٌ يَنْظُرُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَيَبْكِي، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: مَا يُبْكِيك؟ قَالَ: مِنْ حُبِّكُمْ، قَالَ: نَظَرْت حَيْثُ نَظَرَ اللَّهُ وَاخْتَرْت مَنْ خَيَّرَهُ اللَّهُ.

(۳۲۸۰٦) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے اس حال میں کہ ایک لڑکا حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کو دیکھے جا رہا تھا اور رو رہا تھا۔ پس ابوجعفر رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: تجھے کس چیز نے رُلا دیا۔ اس نے عرض کیا۔ آپ رحمہ اللہ لوگوں کی محبت نے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تو نے دیکھا جہاں اللہ نے دیکھا۔ اور تو نے چنا اس شخص کو جس کو اللہ نے چنا۔

(۱۹) ما جاء فِي سعدِ بنِ أبي وقّاصٍ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: أَبِي وَاللهِ الَّذِي جَمَعَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. (احمد ۱۳۰۱)

(۳۲۸۰۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔

(۳۲۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: مَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْدِي بِأَبَوَيْهِ أَحَدًا إِلَّا سَعْدًا فَإِنِّي سَمِعْته يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: ارْمِ سَعْدُ، فِدَاك أَبِي وَأُمِّي. (بخاری ۲۹۰۵۔ مسلم ۱۸۷۶)

(۳۲۸۰۸) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک کے لیے اپنے والدین کو فدا کیا ہو سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: غزوہ احد کے دن۔ اے سعد! تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔ تم تیر چلاؤ۔